

روزنامہ

ایڈیٹر
روشن دین تریار

The Daily
ALFAZL

RABWAH

پہلے

قیمت

جلد ۵۲ نمبر ۳۱ ہجرت ۱۳۸۲ھ ۸ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ ۲ مئی ۱۹۶۳ء نمبر ۱۰۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحبت کے متعلق تازہ اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا انور امیر صاحب -

۲۰ مئی ۱۹۶۳ء بوقت سوا آٹھ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ تقریباً

کی تکلیف میں کمی آفاذ رہا۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی

ہے۔ الحمد للہ

اجنباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولے کو کم

اپنے فضل سے حضور کو صحبت کا جلوہ

عاجل عطا فرمائے۔

امین اللہم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی عیالیت

۲۰ مئی ۱۹۶۳ء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

مذہب اعلیٰ کی طبیعت آج حال گروہ اذنا نامک

میں درد اور عام کمزوری کی وجہ سے نامناسب

اجنباب حالت دعائیں جاری رکھیں کہ

اللہ تعالیٰ آپ کو کامل و عیال شفا عطا فرمائے

امین

محاسن انصاریہ ضلع شیواہ کا سالانہ اجتماع

محاسن انصاریہ ضلع شیواہ کا سالانہ اجتماع

۱۹۶۳ء مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۳ء مورخہ ۱۸ مئی

۱۹۶۳ء مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۳ء مورخہ ۱۸ مئی

۱۹۶۳ء مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۳ء مورخہ ۱۸ مئی

کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" کی ضمنی

حکومت کا انتہائی غیر منصفانہ فیصلہ

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

جیسا کہ اجنباب جماعت کو معلوم ہو چکا ہے حکومت مغربی پاکستان نے حضرت سراج الدین عیسائی کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" ضبط کر لی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ ہمارے نزدیک ایک مامورین اللہ کی کتاب ہے۔ حکومت کا یہ فیصلہ کئی لحاظ سے انتہائی غیر منصفانہ ہے کیونکہ:

- (۱) دیا جاتی ہے کہ یہ کتاب آج سے پندرہ سال قبل پہلے دفعہ شائع ہوئی تھی۔
 - (۲) اس کے بعد بھی وہ متفرق سالوں میں کئی دفعہ چھپتی رہی اور اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔
 - (۳) یہ کتاب نہ صرف انتہائی عمدہ لکھی گئی ہے بلکہ قارئین کو دوسری تیسری دفعہ بھی عیسائی حکومت کے زمانہ میں ہی چھپی تھی۔
 - (۴) جیسا کہ اس کتاب کا نام ظاہر کرتا ہے یہ کتاب ایک عیسائی کے سوالوں کے جواب میں لکھی گئی تھی۔
- باوجود ان تمام باتوں کے یہ کتنی نا انصافی کی بات ہے کہ عیسائی حکومت نے تو اپنے ساٹھ سال کے دور میں اس پر کوئی ایجنس نہیں لیا۔ پندرہ سال کے بعد اگر مسلمان حکومت نے اس پر ایجنس لینے ضروری خیال کیا۔
- جماعت کے دوستوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ضروری قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ مقامی جماعتوں کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں دوستوں میں بڑے اضطراب اور رنج و غم کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ مگر بہر حال انہیں چاہیے کہ برائے رہتے ہوئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

حاکم سارا۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۹۶۳ء

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مرکزی تربیتی کلاس کے تقریری پروگرام کے سلسلہ میں آج مورخہ ۲۱ مئی بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز کی تقریر کا ریکارڈ سنایا جو سنے گا خدام اور دیگر اجنباب زیادہ سے زیادہ شریک ہو کر مستفید ہوں (جہتم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

ضلع جھنگ میں مچے کے شروع میں مختلف چوک کا سرکاری زمینیں نیلام ہوتی ہیں۔ تفصیل معلوم کرنے کے لئے دفتر ڈائن کینی ربوہ میں نشرین لائیں۔ دیگر ڈائن کینی ربوہ (درخواست عوام) میں امریکہ محکم چوہدری عبدالرحمن صاحب بنگالی کی بڑی صاحبزادی گرومشہ ۴۰۰۰ روپے کے لئے دعا فرمائیں۔ سے سخت بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و اجنباب جماعت اس کی صحبت کا جلوہ عطا کرنے کے لئے دعا فرمائیں۔ (نائب وکیل البشیر ربوہ)

قربانی کا وقت

قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص عید کی نماز سے پہلے جانور ذبح کر لے۔ تو اس کی قربانی نہیں ہوگی۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک بار کچھ لوگوں نے ایسی غلطی کر لی۔ اور عید کی نماز سے پہلے جانور ذبح کر لئے۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ اب اور جانور ذبح کریں۔ ان کی پہلی قربانی نہیں ہوئی۔ حضور کا فرمان ہے۔ من کان ذبح قبل الصلوٰۃ ضلعت (بخاری و مسلم) (ناظم دارالافتاء ربوہ)

گھٹیالیوں کا کیسے گراں قدر عطیہ

محترم چوہدری محمد ظفر صاحب نے تعلیم الاسلام ہائیڈری سکول گھٹیالیوں کی تعمیر کے لئے چھ ہزار روپے دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جزاکم اللہ الخیر انجمن الخیر اجنباب محترم چوہدری صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے۔ (ناظم تعلیم ربوہ)

روزنامہ افضل

مورخہ ۲ مئی ۱۹۲۳ء

حیات مسیح کا مسئلہ

(۳)

مناصب مسیح پر ایم صاحب نے شریک مصلحت کر کے
"حیات مسیح" کے نام سے "السلام" کے ثبوت میں بھیجی وہی دلیل یہ بیان
فرماتے ہیں۔

قال سبحانه وتعالى -

وصعدوا بسكر الله والذلة

خير الماكرين - (پارہ ۳ ص ۳۳)

ترجمہ :- تدبیر کی انہوں نے اور تدبیر

کی انہوں نے اور اللہ کی تدبیر سے بہتر ہے۔

اس آیت مبارکہ میں خداوند کریم نے

یہود کی تدبیر میں تو بہین صلیب اذیت لکھی

کے مقابلہ میں فرمایا کہ ہم نے بھی تدبیر کی تو اللہ

عزیز میں یہ بات مسلم ہو چکی ہے کہ جملہ خیر خیر علیہ

یاد ہو یہ کچھ گورہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے

جملہ گورہ کی صفت میں واقع ہوتا ہے۔ ورنہ

اگر غورہ کے حکم میں ہوتا تو گورہ کی صفت

واقع ہونا ممکن نہ تھا۔ نیز باجماع اہل عربیہ

جملہ خیر بہ حال واقع ہو سکتا ہے جس کیلئے

نکدہ ہونا شرط ہے لہذا جملہ حکروا

وجملہ حکروا اللہ کا حکم نکدہ ہونا ثابت

ہوگا اور تو اعدا عربیہ میں یہ بھی ثابت ہو چکا

ہے کہ جب نکدہ کا اعادہ کیا جائے تو ناپید

کے خیر اولیٰ مراد ہوتا ہے لہذا معلوم ہوا

کہ حق تعالیٰ کی تدبیر ان کی تدبیر کے اعلیٰ

مناظر یعنی اور یہ مشاقت جب ہی ہو سکتی ہے

کہ جب تدبیر انہوں نے رفیع جہانی مراد ہو

ورنہ تدبیر انہوں نے رفیع جہانی مراد ہوا

۲۲ ص ۲۲ مطبوعہ بلوہ یعنی رفیع روحانی یا

رفیع عزت تدبیر عقل اور صلیب کے بالکل متقی

نہیں۔ نیز گورہ کے معنی تدبیر خفی کے ہیں اور

ظاہر ہے کہ عقل اور صلیب یا عقل مراد

صلیب سے انارینا کوئی خفی تدبیر نہیں

خفی تدبیر رسول نے رفیع جہانی کے اور کچھ

نہیں ہو سکتی نیز حق تعالیٰ نے اپنے صفت

اس مقام پر خیر الما کرین ذکر فرمایا

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ کی تدبیر

سب سے بہتر یعنی اور صلیب سے اتنا لیبنا کوئی

عمدہ تدبیر نہیں۔ اس کو تو یہود بھی کہتے

تھے حق تعالیٰ کا خیر الما کرین کی صفت

کہ مقام حمد میں ذکر فرمایا اس طرف تدبیر

ہے کہ یہ ایک نئی تدبیر ہے اور ظاہر ہے

کہ رفیع جہانی سے زائد اور کوئی تدبیر

نہیں ہو سکتی۔ اگر نرائیوں یہودیوں یا

معدود محمد عسکری کی فتح کا سوال اس وقت پیدا
ہو سکتا ہے جب خود اللہ تعالیٰ کا بھی کوئی
رنوڈ (اللہ) جس عسکری تسلیم کیا جائے جو کچھ
اللہ تعالیٰ کا کوئی جس عسکری نہیں ہے اس
لئے ایک معمولی عقل کا اتنا بھی دفع اللہ اب
کے یہ معنی نہیں لے سکتا کہ آپ کا اللہ تعالیٰ
کی طرف محمد عسکری معدود ہوا تھا۔

ما سر صاحب نے جملہ اسباب وغیرہ کے

متعلق جو بحث کی ہے ہیں اس سے اختلاف

کرنے کی اس وقت ضرورت نہیں البتہ اس سے

جو نتیجہ آپ نے براہ کرم ہے کہ صلیب سے زندہ

انار لیبے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ثابت نہیں

ہوتی یہ سراسر غلط ہے کی حضرت یونس علیہ

السلام کا بھی کئی بیٹ میں زندہ داخل ہونا

اور زندہ ہی پھر نکل آنا کوئی حکمت کی بات

نہیں ہے۔ پھر ما سر صاحب ذرا سیرنا حضرت

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

واقعہ ہجرت پر غور فرمائیں کیا آپ کا منزل

کی آنکھوں میں خاک جھونک کر گزرے پھر

کی نگرانی میں زندہ و صحیح سلامت نکلتے

نکل جانا کمال حکمت الہی پر دلالت نہیں ہے۔

پھر غار میں گھر کر مہات پچھٹا کوئی

ابھی حکمت اپنے اندر نہیں رکھتا؟ ذرا غور

فرمائیے کہ دشمن یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کی ذرا ذرا سی حرکت پر نگاہ رکھتے ہوتے

ہیں اور یقین کر لیتے ہیں کہ آپ صلیب پر فوف

ہو گئے ہیں چنانچہ ان کو آپ کی وفات کا اس

تقدیر یقین ہو جاتا ہے کہ وہ آپ کی قبر پر بھی

ننگرائی کے لئے پیر الگ دیتے ہیں تاکہ ان کے

زعم کے مطابق آپ کے شاگرد آپ کی لاش

پر اگر خود بردہ کر دیں ایسی کڑی ننگرائی کے

باوجود اللہ تعالیٰ یہودیوں کی آنکھوں میں

خاک ڈال دیتا ہے اور آپ ان سے زندہ

و صحیح سلامت پچھٹ کر نکل جاتے ہیں۔ کیا اس

میں اللہ تعالیٰ کی کوئی حکمت نظر نہیں آتی؟

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لئے تو اللہ تعالیٰ کوئی ایسی اذیحتی تدبیر
نہیں کرتا کہ آپ کو دشمنوں کے گھیرنے سے
محمد عسکری آسمان پر اٹھالے بلکہ ایسی حکمت
کرتا ہے کہ آپ زندہ سلامت رہتے ہرے
دشمنوں سے بچ سکتے ہیں۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کے وقت اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کر سکتا تھا
ادلا کر کرتا تو وہ حکمت الہیہ سے خالی ہوتا؟

دستور خیال کرو کہ حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کو عیاشیوں کی طرح محمد عسکری

آسمان پر لے جانے سے آپ خود عیاشیوں

کے ہاتھ میں اسلام کے خلاف ایک اختیار

دے دیے ہیں اور یہی غلطی کا خدا یا خدا کا

بیٹا ہونا ثابت کر دے ہیں حالانکہ قرآن کریم

نے نہایت زور سے اس کی تردید فرمائی ہے

قل هو الله احد

الله الصمد لم یلد

ولم یولد ولم یکن

لہ کفواً احد

حالانکہ آپ کے پاس آسمان پر اٹھانے

جانے کا کوئی تاریخی ثبوت بھی موجود نہیں

اور قرآن کریم نے تمام ایک بندوں کی دفت

کو دفع الی اللہ کے لفظ سے بیان کیا ہے

آزکی مزد دہے کہ ہم دفع اللہ الیک یعنی

دفع اللہ الی السماء محمد عسکری کرین

جبکہ قرآن کریم میں اس کی طرف اشارہ نہ

بھی موجود نہیں نہ کوئی تاریخی ثبوت ہے اور

نہ عقل انسانی اس کو تسلیم کر سکتی ہے۔

افسوس تو یہ ہے کہ آج اگر عیاشی

تو دفع محمد عسکری کے منکر ہوتے جا رہے

ہیں مگر مسلمان ابھی تک پودوسی عیاشیت

کے پھندے میں پھنسا دینا چاہتے ہیں بلکہ

اس کو تقویت دے رہے ہیں۔

ضلع سیالکوٹ کے حساب کی توجیہ کیلئے

از مکرم مولوی محمد ذین صاناظر تعلیم

تعلیم الاسلام ہار سکندری سکول گھنٹیاں ضلع سیالکوٹ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم
سے نہایت عمدگی سے چل رہا ہے۔ تعلیم کا اعلیٰ انتظام ہے۔ بچوں کی تربیت کی طرف
خاص توجہ دی جاتی ہے۔ تعلیمی اخراجات بہت کم ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے تیس
طلبہ کے لئے پرسوں کی عمارت تیار ہو چکی ہے۔ ذریں - دسویں - گیارہویں - بارہویں - گیارہویں - دسویں
میں رہائش کر سکتے ہیں۔

یہ ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں سے پر زور دعوہ است کرتا ہے کہ وہ اپنے بچوں
کو اس کالج میں داخل کرالیں۔

(ناظر تعلیم)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

چند سوال اور ان کے جواب

مکرمہ ملائک سیف الرحمن صفا ناظم الافغان

سوال۔ کہ پرائز بانڈ خریدنا جائز ہے جواب۔ حکومت کی سکیم کے مطابق پرائز بانڈ خریدنا جائز تو ہے۔ لیکن ان میں بلاعت اقتان کی بنا پر دو تہہ بن جانتے کی تحریص و تمنا کی خرابی ضرور موجود ہے۔

سوال۔ پھر فروری ۱۹۶۱ء کے الفضل میں شائع ہوا ہے کہ اگر گھر کی پہلی چارستیں رہ جائیں۔ تو نماز خزانے کے بعد پہلے دو رکعت سنت ادا کی جائیں۔ اور پھر ان کے بعد چار رکعت۔ اس جواب سے تمہیں نہیں ہوئی۔ ہم ہمیشہ ایسی صورت میں پہلے چار پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد دو اور پڑھتے ہیں یہی ایسا ہی آیا ہے۔

جواب۔ جہاں تک جواز کا تعلق ہے دونوں صورتیں جائز ہیں چاہے تو پہلے چار پڑھے۔ پھر ان کے بعد دو اور چاہے ان کے الٹ کرے۔ لیکن بہتر صورت یہ ہے۔ اس کا بار میں ہماری راہ نمائند ات ماسد کی ایک حدیث سے ہوتی ہے جو یہ ہے۔

عن عائشۃ زالت

کہات رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اذا فاتتہ

الرابع قبل الظہ وصلاتہ

بعدا لثرتین بعد الظہ

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی

میں کہ اگر کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے گھر کی چارستیں خزانے سے پہلے پڑھتیں

تو آپ انہیں دو سنتوں کے بعد ادا فرماتے

ذیل الادھر لپا

احوال کی صورت خزانے کا یہ بھی ہے۔

کیونکہ پہلے چار رکعتیں کو اپنے اصل وقت سے

بٹادی گئی ہیں۔ دوسری دو رکعتوں اپنے اصل

وقت سے نہیں۔ میں چاہئے کہ پہلے ان کو

ان کے اصل وقت میں ادا کی جائے۔ پھر ان

کے بعد پہلی چار رکعتوں کی قضا کی جائے۔ حالانکہ

اعلہ بانصواب

سوال۔ کہ جمعہ کی نماز میں کوئی شخص

سورہ فاتحہ کے بعد دس آیات سے کم بھی

پڑھ سکتا ہے۔

جواب۔ سورہ فاتحہ کے بعد کم سے کم

مزدی قرأت ایسا بھی آیت یا دو تین چھوٹی

آیات میں آتا ہے قرآن کریم کا ضرور پڑھنا

چاہئے۔ اس سے زیادہ عیب تو موجود ہے۔ اور

یعنی احتیاط سے پڑھ سکتا ہے۔ خالق سبحان

سوال۔ سجدہ تہجدت کس طرح کی جاتا ہے اگر سجدہ کا دو آیتیں پڑھی جائیں۔ تو کیا ایک سجدہ کافی ہوگا۔ نماز میں اگر آیت سجدہ پڑھی جائے تو پھر سجدہ کس طرح ہوگا؟

جواب۔ سجدہ تہجدت کے نماز میں یہ ہے کہ جو پہلی سجدہ پڑھے۔ بلکہ اگر کہے ہوئے سجدہ میں گرجا جانا بیٹھے۔ تین بار سبحان لفظ الاصلیٰ پڑھے اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ بیٹھے۔ اگر ایک ہی مجلس میں ایک آیت سجدہ کو کئی بار پڑھے یا مختلف آیات سجدہ پڑھے۔ تو سب کے لئے ایک سجدہ کافی ہوگا۔ لیکن اگر آیت پڑھنے کے بعد جگہ بدلے یا وقفہ وقفہ کے بعد مختلف اوقات میں پڑھے تو پھر ہر قرأت کے لئے ایک سجدہ کرنا چاہئے۔ نماز میں اگر آیت سجدہ کی تلاوت کی جائے تو آیت پڑھتے ہی سجدہ کیا جائے۔ لیکن یہ بھی جائز ہے کہ آیت ختم کرنے ہی شروع میں چلا جائے۔ اس صورت میں یہ رکوع اس کے سجدہ تہجدت کا بدل بھی بن جائے گا۔

سوال۔ کہ نماز میں سورہ فاشیہ اور اعلیٰ پڑھنا ضروری ہے یا کوئی دوسری سورتیں اس سے چھوٹی یا بڑی بھی پڑھ سکتے ہیں۔

جواب۔ نماز جمعہ میں ان سورتوں کا پڑھنا کوئی ضروری نہیں۔ ان سے چھوٹی سورتیں مثلاً صحنی۔ تین۔ کا شروت۔ اخلاص۔ یا ان سے بڑی مثلاً حمید۔ ملائک قیامہ وغیرہ جو بھی آسانی پڑھ سکے ان کا پڑھنا جائز ہے۔ اس میں کسی قسم کی پابندی یا روک نہیں۔

سوال۔ کیا قاضی کے لئے دو قول خزانے کی بات سکر فیصلہ کرنا ضروری ہے یا وہ ایک خزانے کی بات سکر فیصلہ کرے سکتا ہے؟

جواب۔ قاضی کے لئے ضروری ہے کہ ہر خزانے کو اپنی بات سنانے کا موقع دے۔ ہاں اگر کوئی خزانے جان بوجھ کر اپنی بات نہ سنانے یا وقت مقررہ پر حاضر نہ ہو۔ تو قاضی بظرف کارروائی بھی کر سکتا ہے۔

سوال۔ کیا غائبہ جو رہے کہ وہ اپنی مطلقہ یا حتمیہ عورت سے دوبارہ نکاح کرے اور اسے دوبارہ اپنی بیوی کہے۔

جواب۔ نکاح کا معاملہ سرالہ ذاتی رضامندی پر منحصر ہے۔ اس میں کوئی کمی یا مجبور نہیں کر سکتا۔

ایبوری کو سٹ (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

۹ افراد کا قبول اسلام۔ تبلیغی اجلاس۔ ملاقاتیں اور لٹریچر کی تقسیم

محکم قریشی مقبول احمد صبا تبوسلط وکالت مشیر دہلیہ

تبلیغی اجلاس

ناظرہ پڑھ رہے ہیں۔ اور اس طرح نلادہ اپنے ذہنی اقتال و مصروفیات کے اشد قائلے کے کلام کو سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پریس

عصہ زری پورٹ میں دو دفعہ ہفتوں کے واحد روز نامہ آئی جال آئیں میں فاسک اسکے ارسال کردہ مضمون شائع ہوئے۔ اور اس طرح پریس کے ذریعہ ملک کے احباب کو اسلامی نقطہ نظر سے آگاہ کرنے کی توفیق ملی۔ ایک کس کے موقع پر میرا مضمون شائع ہوا۔ دوسرا ۲۸ جنوری کے پرچم میں رمضان المبارک کے مسائل اور فوائد پرنٹل ایک لیا مضمون شائع ہوا

رمضان المبارک

ایبوری کو سٹ میں ۹ جنوری ۱۹۶۲ء کو رمضان المبارک چہینہ شروع ہوا۔ اس دوران میں نماز عشاء کے بعد تراویح پڑھانے کا اہتمام کیا گیا۔ اور بعد میں مختصر درس حدیث بھی دیا جاتا تھا

چہ تہ تک ہر روز سیر لیسٹ

اشرفی کے فضل سے اس سال گزشتہ سال کی نسبت سے چندوں میں بھی احباب نے زیادہ شوق سے حصہ لیا۔ بن پانچ عواد چندہ عام کے چندہ تحریک جدید یعنی احباب نے ۵۰۰ فرما کر ادا کرنے کے وعدہ کر کے ادا بھی کر دیئے ہیں۔ اس طرح سیر لیسٹ لیسٹ کے لئے ۹۵۰۰ کے وعدہ جات ہوئے جن میں سے ۵۸۵۰ اردقت تک ادا ہو چکے ہیں۔ احباب دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ یہاں کے احباب کو اسلام کی تبلیغ پر عمدہ طور پر عمل کرنے اور نواتر سے اس کی قیاد سے زیادہ اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کے اندر قربانی کا روح پیدا فرمائے۔

بیعت

عصہ زری پورٹ میں اشرفی کے فضل سے ۹ دوستوں نے بیعت کر کے اسلام میں داخل ہونے کی مسامت حاصل کر لی۔ قائلہ اللہ علی ذالک۔ احباب جمعہ دعا فرمائیں کہ اللہ تمہ ان کو اور دیگر سب احمدی احباب کو استقامت بخشے اور صحیح طور پر اسلام کا مفاد پیش کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

عصہ زری پورٹ میں باہر تبلیغی اجلاس منعقد کئے گئے جن میں حضرت احمدی اصحاب نے شمولیت اختیار کی۔ لیکن ان کے ساتھ دیگر احباب بھی آئے رہے۔ اور اس طرح اشرفی کے فضل سے یہ سلسلہ بہت مفید ہوا۔ ان جلسوں میں احباب کو سوالات کا موقع بھی دیا جاتا رہا۔

تفریحی سینگ

آئی جان کے مختلف محلوں میں احمدیوں کے واقف احباب کے گھروں میں باقاعدہ ہفتہ ہفتہ کا اہتمام کیا گیا۔ اور اس طرح انفرادی طور پر احباب کو احبوت اور حقیقی اسلام سے آگاہ کیا گیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ اور بعض کو ذرخیم یا عربی یا انگلش لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

تراویح

متعد احباب من و اوس ملاقات کے لئے آتے رہے جن کو جماعت احمدیہ کی دیکھ کر مختلف ممالک میں تبلیغی مہم سے اور جماعت احمدیہ کے عقائد سے مطلع کیا جاتا رہا۔ تراویح احباب میں سکول کے ڈائریکٹر عرفی دان علماء بھی شامل ہیں انہیں لٹریچر بھی دیا جاتا رہا۔

مقامی کالوں میں مسلمان طلبہ کو دینی مصلو

ایک مقامی کالج میں تو سے کے تفریح مسلمان طالب علم تعلیم پڑھ رہے ہیں۔ ان کو دینی مصلوات ہم بیچنے کا اہتمام کیا گیا۔ ہفتہ میں ایک دن دو گھنٹہ کے قریب کسی ایک مضمون پر دینی مصلوات ہم بیچنی جاتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ ان کے عرفی زبان پڑھنے کے شوق کے لئے نظر اندازی عرفی السابق پڑھانے شروع کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے طلبہ عجب دلچسپی سے لے رہے ہیں۔ نہ صرف عرفی زبان سمجھنے کی خواہش ہے بلکہ دینی مصلوات حاصل کرنے کا بھی اشتیاق ہے۔ تقریب کے بعد سوالات و جوابات کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے

تعلیم

یعنی احمدی دولت موزانہ لیر نماز عشاء بسرا القرآن پڑھتے ہیں۔ اور بعض قرآن مجید

حج بیت اللہ رسول

اسلام میں قربانی کی حقیقت و غیبت

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من کان لہ سعۃ و لہ یضخ فلا یقرن مصلانا (مفسر ترجمہ)۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جس کو مال و دست ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو اپنا شخص ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

تشریح :- حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس انفرادی و سماجی کیسے قربانی کے متعلق زہنی ارشاد فرمایا ہے وہ کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے۔

ہجرت کے دو برس سال میں عیلا لاخیرہ کی ابتدا ہوئی اور یہ قربانی حضرت سہیلؓ کے مقدس باپ میں ہرمال صاحب استقامت شخص کے نام سے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے روایا میں دیکھا کہ میں اپنے فرزند اسماعیل کو ذبح کر دیا ہوں مگر خدا تعالیٰ نے اس کی قربانی کی جگہ جواد کی قربانی کا ارشاد فرمایا جس میں یہ ارشاد مقصود تھا کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت میں انسان کامل اور بہتر کی قربانی نہ دکھائے اور اپنی عزیز سے عزیز تر خدا تعالیٰ کی خاطر قربان کرے۔ آج سے چودہ سو سال قبل سے یہ قربانی اسلام میں مقبول رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے اس کا مطالبہ کیا ہے کہ اس ظاہری قربانی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ نئی ذریعہ قربانی کی روح کے نہیں ہوا کرتا اور یہ قربانی ہی تریکہ نفس اور تقویٰ پیدا کرتی ہے وگرنہ قربانی کے گوشت اور خون کوئی حقیقت نہیں رکھتے چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے

لن ینال اللہ بحرمہا و لا دما تھا و لکن ینالہ التقویٰ متکہ (الجم) یعنی ان قربانیوں کا گوشت اور خون خدا کو بخش نہیں کر سکتا بلکہ تمہارے تقویٰ اور خدا ترسی کی روح خدا تعالیٰ کو بخش کر سکتی ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قربانی کو دم کو باقاعدہ سنت مکرہ کا رنگ دے کر مسلمانوں سے ہر قسم کے مذہبات کی قربانی کا مطالبہ کیا ہے اور اس سمت مکرہ میں کسی قسم کی تیدیل اور دستوری نہیں ہو سکتی۔ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا صا

ہذہ الاضاحی قال سنۃ ابرہیم قالوا لہ فیما یدوسول اللہ قال بل شعرت حسنتہ کہ کہ بارسول اللہ یہ قربان کیا کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تمہارے بزرگ ابراہیم کی یہ سنت ہے اس پر صحت پڑنے سے کہ تمہارے لئے اس میں کیا مقصد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قربانی کا جانور کے جسم کا مہربان مجسم بنی ہے۔

الزمن قربانی سنت مکرہ ہے اور ہر صاحب استقامت پر اس کا کوئی ناگزیر ہے۔ (مترجمہ شیخ نور احمد شہید)

شکرۂ احباب

(حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجپور) حضرت مہدی الانبیاء و المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سید محمدی علیہ السلام اور ان کے خلفاء اور اتباع اور اذرعہ و امت جو اب تک رونما ہوئے وہ ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے میری دعا ہے خدا تعالیٰ ہم سب اتراد کا سلام اور احدیت کے سب قسم کے انوار سے ظاہر و باطن مقصد فرمائے اور دین اسلام اور احمدیت کے نشان کو دنیا کی تمام آباؤ اولوں میں ظاہر فرمائے۔ آمین۔

خاک و راقم تحریر ہذا چاہتے ہیں کہ ناشر سے کئی طرح کے عوارض کے لاحق ہونے کے باعث استعلاک پر پڑا ہوا ہے۔ ابتدا میں سینہ کی تکلیف کے عارضوں میں مبتلا ہوا اور کچھ عرصہ تک سینہ کا درد اور سرکشی کی تکلیف رہی پھر اس کے بعد امہلات کا سلسلہ ایک ماہ تک چلتا رہا اس کے بعد نیشنل ہسپتال اور امہلات اور دو روزہ گروہ سے تو باکلی آفاقہ ہے لیکن مسلسل لہلہ کی تکلیف ابھی جاری ہے۔ یہ عارضہ ایک ایسے عرصہ سے چلتا جا رہا ہے اور باوجود کئی طرح کے علاجوں کے استعمال سے بھی ابھی تک صحت اور شفای صورت میں بہتر نہیں آسکا۔ میرے جیسے ایک گنہگار ان کی تعویذ و رحمت کا احسان ہوتا ہے کہ علاوہ پاکستان اور ہندوستان کے افریقہ اور امریکہ اور یورپ کے کئی علاقوں سے بھی جن کے ناموں سے بھی واقفیت نہیں رکھتا خطوط امریکی کونسل سے میرے نام پہنچتے رہتے ہیں حالانکہ میں ان سے قطعاً واقفیت بھی نہیں رکھتا۔ پیرس کی برکت اور نظام کی برکت کا شرف کی دست کو کسٹے ہیں جسے کوئی اور کئے خلفاء اور نظام کی برکت عالیہ اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کے نشان میں اور اراجی ڈی پک کی وصیت کے نوسے ہیں اور میں کوئی سمجھتا ہوں کہ یہ کچھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہہ اللہ و اسرار میں کی روحانی حمایت ہے جس کے ساتھ خدا تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کی نوبت کام کر رہی ہیں میں تمام خطوط لکھنے و لے لے احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں

دی گئی ہے۔ ان کے علاوہ باقی ضروریات مشاوریں یا اجتماعی دعا میں شامل ہوئے۔ کھا نا کھائے۔ جائزہ پڑھے کسی عزیز کی بیماریاں کرنے باقی کی مشابہت کے لئے باہر آنے کی اجازت میں اختلاف نہیں لیکن اعتکاف کا روح اس امر کی مستثنیٰ ہے کہ ان میں نئی اعتراض کے لئے باہر آئے ملکہ علی انظار کی کیفیت اپنے اوپر وارد کرنے کی کوشش کرے اور اس قسم کی توفیقات اور خواہشات کی قربانی لینے کا اپنے آپ کو عادی بنائے۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال :- حقیقی یتیم لکھ الخیط الابیض من الخیط الاسود صحت الخیر ہے کیا مراد ہے کیا ۱۹ رمضان کی عصر کے بعد سے یہ مشورہ ہوگا۔

جواب :- اس کے متعلق احادیث میں کوئی واضح تصریح نہیں ملتی تاہم بعض تصریحات کے مطابق ۱۹ رمضان کی صبح کو اعتکاف شروع کر دینا بیجا ہے لیکن بچوں کو ۲۰ اور ۲۱ کا دوامی مغرب سے اعتکاف شروع کیا جائے اور اصل اسلامی صاب سے دن سورج غروب ہونے سے شروع ہوتا ہے گویا اس لحاظ سے لیل نہ ہنار کا مجموعہ ایک مکمل دن روم کہا جائے۔

سوال :- حدیث میں آتا ہے کہ مستکلف جو حج ضروریہ کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب :- حدیث کے الفاظ یہ ہیں کان لا یدخل البیت الا احیاء الانسان اذا کان مستکلفا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں سوائے ان کی حاجت کے گھر میں نہیں آتے تھے۔ ان کی حاجت مراد

بیمنا کھانا جانا ہے۔ اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ یہ ضرورت اس سے جس کے لئے مسجد سے باہر آنا جائز ہے اسے اگر گھر کی مسجد میں اعتکاف ہو تو جمع پڑھنے کے لئے جہاں مسجدیں جاسے کی بھی اجازت

حج بیت اللہ کے لئے جانوروں کی احباب

منورہ ذیل احباب اس حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔

- ۱۔ ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور
۲۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور
۳۔ والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور
۴۔ عبدالروف خان صاحب برادر ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور۔
۵۔ شیخ محمد یعقوب صاحب ازبوسٹی خلیفہ فارس
۶۔ اللہ دتہ صاحب عربی روالیہ حریٹ کراچی۔
۷۔ امیر صاحب
۸۔ شیخ محمد صاحب ریسرچنگ محمد عبدالرشید صاحبی کلا تھریٹ لائل پور۔

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حج قبول فرمائے۔ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور وہ اس سفر پر اسلام اور احمدیت کی ترقی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہہ اللہ و اسرار کے لئے اور جو دیکھنا چاہیں ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔ (عجلو ان فوراً پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہہ اللہ و اسرار)

۹۔ مختار احمد صاحب لائل پور۔
۱۰۔ چوہدری مبارک علی صاحب درویش قادیان۔
۱۱۔ مولوی نور الحق صاحب اوریلنج ازبوسٹی۔
۱۲۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کلیمین انڈیا۔
۱۳۔ مرزا لطیف الرحمن صاحب بلوچ ازبوسٹی۔
۱۴۔ چوہدری بشیر احمد صاحب ریڈیو انجینئر پنجاب۔
۱۵۔ عبدالسلام صاحب احوال کویت۔
۱۶۔ ملک ولی داد صاحب احمد آباد جزیرہ ضلع مہارگودا۔
۱۷۔ عبدالکریم صاحب ڈار۔
۱۸۔ بیوہ شیخ محمد حسین صاحب حیدرآباد۔

۱۹۔ احباب ان سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ احباب بھی مجھے دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (خاک کی حقیقت غلام رسول راجپور (زیر نذر دارالہجرت)

الحاج مولوی نذیر احمد علی مرحوم کا ذکر خیر

(حضرت بابو فقیر علی صاحب مرحوم و محفوق)

مکرم محترم الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابق رئیس تبلیغ مشہدائے احرار مغربی افریقہ ان خاص سہیلیانِ احمدیت میں سے ہیں جنہوں نے اپنی ساری خدمت اسلام اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول میں گذاری اور جو داعیِ امتی ایت کریم "منہج من قطنی خلیبہ" کے مسعداق ہیں۔

مغربی افریقہ میں احمدیہ جاعت مشہول اور سکون اور مسجود کے قیام اور تبلیغ اسلام کو وہاں وسیع اور مستحکم کرنے میں الحاج حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب تیر اور حضرت الحاج حکیم فضل الرحمن صاحب رضوان اللہ علیہما کی طرح انہیں بھی نہایت نمایاں اور قابلِ ستائش خدمات کی توفیق حاصل ہوئی۔ سلسلہ کے ان ابتدائی گنہ گشتیوں اور بزرگ مبلغینِ کرام کی زندگیوں بعد میں آنے والے مبلغین و صحابہ جن کے لئے یقیناً اسود حسد اور مشعلِ راد کی سبقت دیکھتی ہیں اور ان کے حالاتِ حاجت کے جو انہوں میں اسلام کے لئے اپنی زندگیوں و تقا کر کے کی تحریک پیدا کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں ذیل میں حضرت مولوی نذیر احمد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرحوم کے وہ عزیز مطبوعہ حالات پیش کئے جاتے ہیں۔ جو کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے والد بزرگوار حضرت بابو فقیر علی صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بجز من شاعت رقم فرمائے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے درحالات بلند کر کے اور ان کی اولاد اور ازواج و اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (حاکم رسالہ: محمد صدیق امرتسری مبلغ انجمن اہل حق سسنگ پور)

مولوی نذیر احمد علی مرحوم سابق رئیس تبلیغ احرار مغربی افریقہ یحییٰ بن علی بن محمد خدمت خلق اور ایشیاد کے جذبہ سے پڑھے اور کسی غریب صاحب جنت سے باجبار سے محبت باعدت کا کوئی فرقہ بھی لائق سے نہ جانے دیتے تھے۔ مولوی صاحب پہلے تو اپنے بڑے بھائی حکم بابو بظیر احمد صاحب رحالی امیر جاعت احمدیہ فیصلہ جنت کے ساتھ امرتسر ایم لے آئے اور سکول میں تعلیم پاتے رہے۔ پھر ۱۹۱۲ء میں میں نے بعض وجوہات کی بنا پر یہاں سے ہٹا کر انہیں قادیان لے آئی۔ انہی سکول میں داخل کر دیا۔ انہی سکول کے خارج ہونے کے بعد وہ اسلام آباد کالج لاہور میں داخل ہوئے اور احمدیہ پرسنل لاہور میں اقامت اختیار کر لی۔

مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب ان زمانے میں دودھ کا گاج سے آئے ہی پاس تبدیل کر لیتے اور سر پنا ڈکی ٹوپی پاؤں میں کھڑا دل اور دھوئی پہن کر پرسنل میں رہتے آپ کے ٹیک لٹرنہ پابندی نہ ڈٹیا پیدا ہی اور دوسروں کی خدمت کے جذبہ کی وجہ سے پرسنل کی مسجد کی امانت کا کام بھی آپ کے سپرد ہوتا اور نماز کے بعد درس بھی عموماً آپ ہی دیا کرتے تھے۔

جہاں تک ممکن ہوتا اپنے والدین صاحبان پر اپنے اجراجات کا بہت کم سوچ ڈالتے تھے اور نہایت کفایت شعاری سے گذر و اوقات بسر کرتے اور ہرگز نہایت بیک اس عسر و آسانی کے باوجود دوسروں کی خدمت اور امداد کو اپنا فرض سمجھتے تھے۔ مکرم ملک غلام فرید صاحب نے جب ایم لے کا امتحان پاس کیا تو ان کی اولاد پانچ کے وقت مولوی صاحب مرحوم نے ہی خود

باہر خود ہو۔ مکرم مولوی علی صاحب مرحوم انہیں حضور کی یہ تحریک پہنچی تو آپ نے فوری طور پر گھر کی بعض چیزیں فروخت کر کے تیاری کر لی اور اس جہاد کی سب سے پہلی خرچ میں شامل ہو کر ملکائے علاقہ میں پہنچ گئے اور حضور کی ہدایات اور اپنے امیر کی نگرانی میں بڑی جانفشانی اور محنت اور اخلاص سے دن رات تبلیغ اسلام میں سرمدت رہے۔ چونکہ میں نے بھی اس سلسلہ میں اپنے آپ کو حضور کی خدمت میں پیش کیا ہوا تھا جب مولوی صاحب مرحوم وہاں آئے اور میں وہاں رہنے لگا اور اپنے حالات کے مطابق کچھ سامان ساتھ لیا تو مولوی صاحب کہنے لگے "میاں حجی آپ بڑے آدمی ہیں اتنا سامان وہاں لے جا کر سڑک لے کر آگے یہ سامان آپ کو تبلیغ سے روکنے کا موجب ہو گا۔ وہاں تو اکثر گاؤں بگاڑوں سفر کرنا پڑتا ہے۔ ہاتھ بے کمرے بن دیکھو اٹھانے کی بجائے آپ میری طرح صرف ایک اچھی خاصی مضبوط تنالی لے جائیں پھلے اس میں آٹا و ذہ لید پھر اسے کپڑے پر ڈال کر کسی تنالی کو ڈالنا یا جوتے کی پکائی کو کسی تنالی کو ستر یا کے طود پر استعمال کر کے اس میں کچھ شوربہ تیار کر لیا اور لدنی کا بیٹے کے بعد تنالی لے کر اسی میں باقی بی لیا دوزخ یا نڈیاں اور سامان وغیرہ اٹھا کر ساتھ لے بھرتا تو آپ کے لئے خود ایک لائینل مسدہ بن جاتے گا

وقف زندگی زندگی وقف کرنے کے لئے آپ کو حاکم تھے یا کسی اور نے تحریک کی تھی بلکہ اب علی کے زمانہ میں ہی آپ نے فرمانِ رعیت اپنے آپ کو خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیا تھا اس کے بعد ملازمت کے ذمہ میں پھر وقف کیا تو حضور نے خود بازار حکم فرمایا کہ اپنے دلہ صاحب سے بھی اجازت لوجہ عام علی ہو گا کہ انہوں نے مسدہ کی خدمت کے لئے زندگی وقف کر دی ہے تو میں نے خدمت اجازت دے دی بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کا ایک فضل تصور کیا۔

عمر معمولی مالی تسویاتی ۱۹۲۳ء میں پہلی بار آپ کو تبلیغ کے لئے باہر افریقہ ممالک میں بھیجا گیا۔ وہاں پر آپ نے اس بے نقی اور وقت سے بڑھ کر شب و روز کام کیا کہ عام محنت پر کچھ بڑا پڑا گناہ کے باوجود آپ ستواڑا سال تک کام کرتے پلے گئے اور وہاں اللہ تعالیٰ نے امیر سے بڑھ کر آپ کی کامیابی کے سامان پیدا کر دئے وہاں سے پہلی بار قادیان واپسی پر انہوں نے اپنے آقا کے حضور وغیرہ مبلغین کی افریقہ میں ضرورت کا اظہار کیا تو حضور نے فرمایا میں تو اچھے لائق اور مخلص ہمارے زیر نظر ہیں مگر ان کے اجراجات کا معاملہ اس وقت مشکل پیدا کر دیا ہے اس وقت اجراجات متفرق کئے گئے آپ کو چندہ کرن پڑے گا۔ چنانچہ یہ

مرد و محالہ اس بات پر بھی رضامند ہو گئے کہ پھر احباب سے چندہ کی اپیل کر کے اپنے ساتھ مبلغین وہاں سے جائیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کا عزم و ہمت دیکھ کر سامان بھی پیدا کر دئے۔ اور وہ اس طرح کہ انہیں وہاں ان کے ریسے بھائی بابو بشیر احمد صاحب رحالی امیر جاعت احمدیہ جنت کے مبلغ (RS 1100) گیارہ سو روپیہ کی رقم ان کو بطور تحفہ پیش کی کہ قادیان میں اپنے ایامِ رخصت اسلام سے گذر اس اور گھر کا سامان وغیرہ خریدیں اور بچوں کی تعلیم پر خرچ کریں۔ لیکن جو بھی مولوی صاحب مرحوم کو یہ رقم اپنے بھائی صاحب سے ملی آپ نے فوراً حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور پیش کر دی اور عرض کیا کہ حضور مسدہ کی خدمت میری اور میرے گھر والوں کی ضروریات اور آرام و آسائش سے بہر حال مقدم ہیں میں یہ رقم افریقہ میں بیٹے بھیجنے کے لئے پیش کرتا ہوں چنانچہ حضور نے قبول کر کے خود شادی کا اظہار فرمایا اور ایک نہایت مخلص لائق اور کامیاب مبلغ آپ کے ساتھ افریقہ بھیجا دیا۔

اسلام کا کامیاب جرنیل افریقہ سے دوسری بار قادیان واپسی پر افریقہ میں آپ کی دستخط کو مستشرق اور محنت اور کامیابی اور اعلان کے نتیجے میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ازادہ شفقت و درخش اسلام کا کامیاب جرنیل کے نام سے یاد فرمایا اور رئیس تبلیغ مغربی افریقہ کا عہدہ عطا فرمایا اور بعد میں یہی اہل و عیال ان کی افریقہ واپسی کا حکم صادر کیا حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہما کی نظر شفقت

ایسی دونوں ذکر ہے کہ حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہما سیر کو تشریف لے جاتے ہوئے دارالبرکات (قادیان) کی طرف تشریف اور دعا گار بابو فقیر علی کے مکان میں اچانک تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت کا نظارہ بھی عجیب تھا۔ بلا توقع ہمارے گھر میں اس مقدس وجود کا تشریف لانا چہرہ کے چاند کے ہمارے گھسے میں داخل ہو جانے سے بھی بڑھ کر تھا اور اس مبارک معرکہ پر ہمارے گھر کا ہر فرد باغ باغ ہو رہا تھا۔ مکرم مولوی نذیر احمد علی مرحوم بھی گھر پر تھے اور خوشی سے چھوٹے نہ سمانے تھے۔ افریقہ میں تبلیغ اور جماعتوں کے کچھ حالات عرض کرنے کے بعد مولوی صاحب مرحوم نے ہفت روزہ کیا کہ حضور وہاں جان لب و دلِ احریت کی کامیابی کے غیر معمولی سامان پیدا ہو رہے ہیں اور حکومت کے کاغذوں سے بھی احمدی مبلغین (باقی صفحہ پر)

وصولی چندہ وقف جدید سال ۱۹۶۳ء

گراچی کے احباب کی طرف سے ۶۳-۶۲-۶۱ تک مندرجہ ذیل رقم وصول ہوئی ہیں۔ دے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس تمام بھائی بہنوئیوں کو اجر عظیم عطا فرمائے اور خدمتِ دین کے لئے زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

۶۰۔	مسعود رشید احمد خان صاحب ناظم آبادی
۶۱۔	حامد مبارک صاحب
۶۲۔	ذکیہ خاتون صاحبہ
۶۳۔	مکرم شیخ محمود احمد صاحب معاول دعوالہ
۶۴۔	سیر الہامی بخش کالونی
۶۵۔	چوہدری احمد جان صاحب
۶۶۔	خواجہ سعید بیگ صاحب
۶۷۔	مکرم شکر اللہ صاحب منورہ
۶۸۔	بشیر احمد صاحب
۶۹۔	میچو ظہور الحسن خان صاحب
۷۰۔	مکرم لاجپت بی بی صاحبہ دام سوانی
۷۱۔	ڈاکٹر آصف کاسمی صاحب پورنگ سوانی
۷۲۔	امیر السبع صاحب سرب
۷۳۔	بیگم چوہدری شریف احمد صاحب
۷۴۔	بیگم صاحبہ منظور صاحب
۷۵۔	بیگم صاحبہ محمد اسحاق صاحب
۷۶۔	بیگم صاحبہ بلال اللہ صاحب بنگوی
۷۷۔	مکرم عبد الرحیم صاحب
۷۸۔	شیخ مطیع الرحمن صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

سال ۱۹۶۳-۶۲ کا رپورٹ کارڈام شعبہ خدامت مجلس کو بھیجا گیا ہے یہ رپورٹام صلیا ہے یہ مقامی حالات کے مطابق اس کی تفصیلات میں تبدیلی کی گئی ہے۔ مگر مجلس کو اصل مقدمہ پیش کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً اپنے کلموں کی تنظیم خدام کی سیدارگی میں نمایاں طور پر کوشش کی جائے اور خدام کے اندر عیس کے پر ڈگرام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توجہ پیدا ہو۔ نیز خدام میں اصلاح نفس اور خدمتِ خلق کے جذبہ کو اس طور پر اجاگر کیا جائے کہ وہ بھی ان کی نظروں سے اوجھل نہ ہونے پائے۔ ہر کام میں باقاعدگی اور دامت اعتیاد کرنا ہمارے آقا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آپ کا ارشاد ہے سیر العمل ما دام علیہ صاحبہ۔ پس بعض دفعہ پیش نہیں ہونا چاہئے بلکہ کام اور کوشش میں استقلال پیدا کرنا چاہئے۔

اس سلسلہ میں ایک بات کی طرف خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں اور مجلس کی کارگزاری کی رپورٹ سمجھانے میں باقاعدگی اختیار کرنا ہے۔ یہ امر بروقت مد نظر رہے کہ ہم سب ایک تیس کے داخل کی طرح آپس میں ایک رشتہ میں پروئے ہونے پر اودودہ رشتہ ہمارا مرکز ہے ہم صحت اس وقت تک ترقی کر سکتے ہیں کہ جب تک اپنے مرکز سے منگ رہیں۔ مرکز سے الگ ہو کر ہم لاکھ خدمت کریں۔ اسکی کوئی نیا یا حقیقت نہیں ہوتی۔

فرد قائم ربط ملک سے ہے تنہا کچھ نہیں

موند ہے دریا میں اور بیدرون دریا کچھ نہیں

اپنے حالات اور سامعی سے اور اپنی مشکلات سے مرکز کو بروقت آگاہ رکھنا ضروری ہے اور یہ کام آپ کی ماہوار رپورٹ کے ذریعہ باصن طور صراحتاً نام پاسکتا ہے آپ کو چاہئے کہ رپورٹ سمجھانے میں باقاعدگی اختیار کریں۔

نیز رپورٹ سمجھانے وقت یہ بات خاص طور پر مد نظر رہے کہ جو کام بھی ہوا اسے معین صورت میں درج کیا جائے اور ہر قسم کے کوآلف مکمل اعداد و شمار کے ساتھ دئے جائیں۔

ایک دلچسپ تقریری مقابلہ

”بزم حسن بیان“ مجلس خدام الاحمدیہ رپورٹ کا دوسرا تقریری مقابلہ مورخہ ۲۷ اپریل بروز جمعہ لینا ڈھرتی مسجد محمود میں مکرم ڈاکٹر شیخ مبارک احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم منظور احمد صاحب بشیر نے کی۔ عیدہ حاضرانے اس تقریری مقابلہ کے قواعد و ضوابط پڑھائے۔ اذلال بعد مقررین نے تقاریریں کیں۔ اس مقالہ میں ۱۸ مقررین میں سے ۱۲ نے حصہ لیا۔ منصفی کے فرائض جناب عبدالحمید صاحب اکل مبلغ باہرینہ۔ جناب محمد اسماعیل صاحب بشیر پروفیسر جامعہ احمدیہ اور جناب مولوی محمد صدیق صاحب شامہ سیر المیر نے سرانجام دئے۔ منصفین کرام کے فیصلہ کے مطابق میزبان صاحب عبید اللہ دارالصدر جنوبی۔ لانا محمد سلیم صاحب جامعہ احمدیہ اور ناصر احمد صاحب دارالصدر جنوبی علی الترتیب اول، دوم اور سوم قرار پائے۔ بعد ازاں صدر صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور مقرر کے چند ذریعہ اصرار بیان فرمائے۔

بالآخر ایک گھنٹہ چند دہنٹ کے بعد یہ دلچسپ مقابلہ دمائے حد ختم ہوا۔

(لینق احمد اہل سید گری بزم حسن بیان)

اعلان دار القضا

محترمہ امت القدر صاحبہ بر مکان مکرم میاں عبد الرحیم احمد صاحب دھکل الان دعوت تحریک جدیدہ رپورٹ کے لئے مہیا ہے کہ میرے شوہر مکرم مراد انتساب یکہ صاحب مرحوم وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم نے ایک نال زمین قطعہ نمبر ۱۶۱۴ نمبر محلہ دارالافتخار رپورٹ میں وقفہ ایک نال خرید کیا ہوا تھا۔ وہ نال سے پہلے مرحوم نے یہ زمین مجھے دیدی تھی اور اس بار میں مورخہ ۱۸/۱۰ کو اپنے قلم سے ایک تحریر لکھ دی تھی لیکن قاعدی طور پر مرحوم اس کا انتقال میرے نام نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے یہ زمین میرے نام منتقل کرنے کے لئے فردوسی کا دروائی علی بن لائی جائے۔ اگر کسی دودت و عجزہ کو اس کے منتقل کوئی اعتراض ہو تو دیکھا ہاد تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضا)

تصیح: مسماہ کرم بی بی صاحبہ مورخہ ۱۶/۱۰ کی وصیت القفل مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۶۳ء میں لاشع ہوئی ہے۔ اس میں جو جائداد و وصودت ذمہ دین ہے وہ ایک ششجہ بیک ایک قطعہ لپدیہ درج ہے۔ مگر اخبار میں صحت چھپنے میں ظاہر کی ہے جو درست نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس میں ایک لپدیہ درج ہے۔

پانچ سالہ سیکیم تعلیمی و ترقی خدمت

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاوریہ ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ دنیا کو اگھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دیہات میں بعض جگہ میں بیس سال سے ہمارا جماعتی قائم ہو گیا ہے۔ اگر حکومت کی طرف سے اس کی تحریک کی جائے کہ وہ چندہ بیس زمینداروں کو ایک ورکے کی اعلیٰ تعلیم کا پوجھا تقاضا اور ترقی کے اوپر کچھ وظیفہ دیدیا کریں تو چند سال میں کئی ورکے کی بچویش بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سیکیم

جماعت کا ہر بیسہ کا فرد مرد و عورت یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک ڈیڑھ سو یا دو سو پچھتر سالہ سیکیم مرکز بنے۔ ہر سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ مجموعہ شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہوگی۔ ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا پانچ وٹا لفظ پر خرچ ہوگا باقی پانچ تجارت پر لگا کر پڑھانے کا اعلیٰ رصدا۔ یعنی احمدیوں کو کسی ممبر کو پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کافی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال پانچ حصہ واپس لے گا۔ ساتویں سال پانچ حصہ واپس لے گا۔ دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سیکیم کے مزید چند نکتے یہ ہیں۔ اول۔ زمیندارہ قرضہ۔ دوم۔ اہل حرفہ کو کم از کم زمین کا چھوٹا ممتورت کا دو چھٹم حصص بالذات۔ اول۔ دو۔ سوم۔ کاروبار میں نفع ہوگا یعنی ایک شیخ کی امتداد سے نفع کے لیے بیس کے امیدوار پر خرچ ہوگا۔ چہارم۔ پانچ۔ کاروبار میں نفع ہوگا یعنی بیس کے امیدوار پر خرچ ہوگا۔ اور جو احباب کسی بیس میں ہوں اور پانچ سال تک جمع کر سکیں گے۔ ان کی رقم جاری شدہ وظیفہ ان کے نام ہوگا۔ اور جنس بالذات لکھا جائے گی۔ یہ خاصا بیس کے بعد کی تعلیم جاری ہوگی۔ مگر ان بطور ترقی خدمت دیکھے۔ ان کی رقم پانچ وٹا لفظ قرضہ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وہ نفع لینے والے طلباء کو قرضہ دینے سے ان قرضہ سزا وظیفہ لیں گے۔

اپنا ذراہ کر سکیں جو خود بھی حاصل اور دیگر احباب کو بھی حاصل کر سکیں۔ اگر کوئی نفع مند لکھا ہو تو اسے اپنا حصہ جاری ہے۔ اس میں شامل ہوگا۔ پچھتر حصص یعنی بیس ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی قرضہ اعلیٰ تعلیم کے لئے دیا تھا جاری ہوئے اور پھر آپ کی رقم پانچ حصص اور پانچ حصص جمع ہوئے۔ جو حسب ذیل وادعایہ کو دیا گیا ہے۔ ایک بیس ہر قوم و ہر نواب حسب استطاعت حاصل ہیں اور ہم ہما چندہ کے ایک طبقہ کے لیے قرضہ خدمت کی مدد میں ایک ڈیڑھ سو روپیہ قرضہ تعلیم رپورٹ

مردمی صاحب اور جمہوریت

ارپ کے ایک باقی رسیق کار کے تاثرات

دوسرا مطلوب آپ معمرات کا جمہوریت ہے۔ اور تو اور آج سے چند ہفتے پہلے ہماری ملک میں جن "دوڑے" آدمیوں پر جمہوریت کی وہی آسمان پرست سے نازل ہوئی ان میں سے ایک جناب سید حسین شہید گھوڑی تھے اور انہوں نے اپنے دورِ حکمرانی میں عوام کو سنگین مارشل لاء کی دھمکی دے کر اپنے تصورِ جمہوریت سے پردہ نہ کرکے بے اختیار رہے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی تو انہیں ملک پر تو اقتدار کو کافی متفق نہیں تھا، مگر ان کی برعکس زندگی ان کے تصوراتِ جمہوریت کا شہد عدل ہے جماعتِ اسلامی کا آغاز امریکہ اختیار ہوا تھا ۱۹۲۱ء اور جماعتِ اسلامی کے منظم قیام سے ۱۹۲۴ء تک مولانا اصلاحی صاحب اور ان کے دوسرے ہمتیوں کی کوششوں سے جماعت کا دستور بتدریج شوراہت (اسلام) کا مطلوب تصور مرتب شوراہت سے باقی عہدہ مغرب کی غلطیوں سے رہیں ان کے اس تصور تک پہنچا کہ امیر شورش کے سامنے جو ایہ ہے اور شورش کے فیصلوں کا پابند نہ رہے ۱۹۲۴ء سے ۱۹۲۶ء تک جماعت کے نظم میں مزید ترقی ہوئی کہ جماعت کے سرکاری جلسوں کی صدارت کے دوران امیر جماعت پالیسی کی جو وضاحت کریں اس کے اہم نکات وہ مجمع عام میں پیش کرنے سے پہلے مرکزی مجلس شوریٰ میں منظور کرانے کے لئے پیش کریں۔

لیکن عمل بالعموم اس شوراہت کے مزاج کے خلاف ہوتا رہا اور ۱۹۲۶ء سے ۱۹۲۷ء تک جماعتی پالیسیوں میں جراحہ اور بنیادی تبدیلیاں عمل میں آئیں وہ شورش کی منظور کی گئیں۔ ہندوستان کو تو جو اس وقت تک پاکستان میں سب سے پہلے مولانا نے مسند کثیر پر اظہار رائے فرمایا جس پر پورے ملک میں ہنگامہ مچا ہوا تھا اس وقت اس کا علم مرکزی شوریٰ کے ارکان کو اس وقت ہوا جب ملک بھر میں جماعتِ اسلامی کے خلاف ہنگامہ مچا ہوا تھا۔

اسلامی دستور کا پہلا چار نکاتی مطالبہ جماعت کی پالیسی کارخ بدلتے کار سے اہم اہم ہے یہ مطالبہ کسی شوریٰ میں طے نہیں ہوا، شوریٰ کا اجلاس اس وقت ہوا جب یہ مطالبہ ملک میں پھیل چکا تھا۔

قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبے کو مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں یہ کہہ کر مطالبہ دستور میں شامل کرنے سے انکار

کیا کیا تھا کہ اس طرح کے جزوی مطالبات سے اصل مطالبہ دستور کو نقصان پہنچے گا یہ نہیں دیکھتے ہفتوں کے بعد مولانا نے لاہور کے چند مفکر جماعت کی جمعیت میں دستور کی مطالبات میں نویں کا اضافہ کر دیا۔

۱۹۲۷ء میں جو انتخابی پالیسی وضع ہوئی اس کی بنیادی تفصیلات کسی شورے میں طے نہیں ہوئیں۔ مولانا نے ایک بینک تقریر میں جماعت کی انتخابی پالیسی پیش کر دی جس میں مراد بنانا جائز قرار دیا گیا۔ امیدوار کو قاضی بھی لگی۔ پارٹی ٹکٹ کو یہی طور پر اہم بنائے۔ قراردادیں اور اس فیصلے کا اعلان کیا گیا تھا کہ جماعت امیدواری اور پارٹی ٹکٹ کو بیخ و بن سے الگ کر چکے گی۔ لیکن

نہ ایک ہی انتخاب کے بعد مولانا نے مرکزی شورے کے فیصلہ کے نتیجوں میں پالیسی میں اہم تبدیلیوں کی اجازت دے دی۔ اور یہ تبدیلیاں آگے چلے جماعت کے بنیادی طریق کار میں جماعت کے مزاج و مقصد تک کو خالصتاً یہی بننے کا ذریعہ تھیں۔

جب ان امور پر مولانا کو جواب دہ ہونا پڑا۔ تو انہوں نے "مصلحت" کو دے دیا۔ "مصلحت" کو دایس دلا گیا اور تو انہوں نے ارکان شورش کو رکنیت مرکزی مجلس شوریٰ سے مستثنیٰ ہو جانے کا جبری حکم صادر فرمایا۔ اختلاف رائے رکھنے والے ارکان جماعت پر یہ پابندی عائد کر دی کہ وہ اپنے اختلافات کا اظہار بینک اور پریس میں تو کی جماعت کے ارکان کے سامنے بھی نہیں کر سکتے۔ باقاعدہ قانونی حیثیت سے یہ فیصلہ نافذ کر دیا گیا کہ پالیسی سے اختلاف رائے کا اظہار کرنے والے ارکان جماعت جماعت کے کسی عہدے پر فائز نہیں رہ سکتے۔ اور وہی انہیں کسی ذمہ داری کے لئے قائم ارکان منتخب کر سکتے ہیں۔ مرکزی شورے میں جگہ امرار ملتکہ کا ایک نمبر یہ شکل کوئل کو دے دیا گیا۔ اور امرار ملتکہ ۹۹ فی صدی تنخواہ دار بھی ہوتے ہیں اور پونہ صد امرار جماعت کے نامزد کردہ ہیں، ان نامزد کردہ مجلس عاملہ کو بجز عزت امیر اور ترمیم دستور کے وہ تمام اختیارات دے دیئے گئے، جو مجلس شورش کو ہونے دستور حاصل تھے۔

اگر جمہوریت سے مراد وہی جمہوریت ہے جو ہمارے لئے ہے طبقے میں مردت ہے تو

کون کہہ سکتا ہے کہ اس جمہوریت کے ناک کے سابق حکمرانوں سے قائم کیا۔ اور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اپنی محدود ترین حمایت میں اسے قائم کرے؟ جس کے ارکان کی تعداد آج بھی ملک بھر میں دہزار سے کم ہی ہوگی۔

ہماری رائے یہ ہے کہ یہ عوام خرابی فقرہ اپنی خلافتی کے اعتبار سے بھی محدود ہے۔ اپنے تصور کے نقطہ نظر سے بھی محدود ہے۔ اور اس نظر سے جو معجزات کو بلند آہنگی سے پیش فرماتے ہیں۔ ان کے اپنے طرز عمل کی روشنی میں بھی اس کی حیثیت یا کسی طرح سے زیادہ نہیں۔ (المئی ۲۶ اپریل ۱۹۲۳ء)

بقیتہ صحتی ۵

کے بہت عزت افزائی کرتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ حضور اماں جان اب ایسے بچوں کو دل وغیرہ میں سے کچھ حاجزادہ کو بھی وہاں بھجوائیں تاکہ ہم کوئی ایسا نئے فائدے کے ماتحت کام کرنے کا شرف حاصل ہوئے اور ان کی برکت سے وہاں جانتیں جلد جلد ترقی کریں حضور اماں جان نے فرمایا تو کیا آپ ہمارے بچے نہیں ہیں؟ آپ بھی تو ہمارے حاجزادہ ہیں۔ ہم تو سلسلہ کے تمام مسلمان اور وہ تھیں کہ جو سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں اپنے حقیقی بچوں کی طرح ہی سمجھتے ہیں۔ اور اسی طرح ان سب کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ ہر طرح ہم اپنے بچوں کے لئے کرتے ہیں۔

آپ حضور امیر صاحب مغربی افریقہ سے قادیان واپس آئے تو دہا لکھا میں میں بھی تشریف لایا کرتے اور وہاں قرآن و حدیث کے دروسوں میں باقاعدہ شامل ہوتے۔ خاک رہا بغیر علی کو بھی ان دنوں وہاں تعلیم دینے کا موقع ملا ہوا تھا۔ مولوی صاحب مرحوم کی مرتبہ قاضی وقت میں قرآن کریم اربلین۔ تھانہ احمدیہ (در زمین عربی) میں سے بعض بعض مقامات کے تعلق وہاں علماء سلسلہ سے سبق لیتے رہے۔ غرض کہ حصول علم کا آپ کو اس قدر شوق تھا کہ جب کبھی بھی قادیان یا بلوچ میں آپ کو جلتے ہی تھے دکھا جاتا۔ تو آپ سے پانچ یا فیصل میں کوئی نہ کوئی کتاب ہوتی۔

۱۹۲۵ء کی واپسی کے بعد قادیان سے وہ آگے کے بعد کونسلج دارالرحمن الوداعی تقریب پر اپنے تہات دردناک تقریر فرمائی اور سلسلہ کے نوجوانوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اے لوہا ہن احمدیہ تو جا رہے ہیں۔ مگر امر امید سے کہ آپ جلد وہاں ہماری مدد کے لئے بروٹس گئے اور وہاں تبلیغ اسلام کا میدان امر قدوس میں ہے کہ اگر آپ اپنے اپنے اپنے وہاں جہاد کے لئے اور ہماری جگہ لینے کے لئے بذقت تیار نہ کیا۔ تو آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جواب دہ ہوں گے۔ اور پھر ہماری قریب آپ کو وہاں پہنچا کر تبلیغ کرنے اور یہ مقدس کام جاری رکھنے کے لئے پکار پکار کر دعوت دیں گی۔

اے اللہ! اے ہمارے پیارے محمد تو انہیں مغفرت کا لرحطہ کر اور ان کی روح کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور مجھے اور ان کی اولاد اور خاندان اور سب کو اسلام کی خاطر قربانیاں کرنے اور پیغمبر حق پہنچنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو پڑھائی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

ہر انسان کیلئے ایک ضروری بنیاد کارڈانے پر مفت عبداللہ الدین سکندر آبادکن



فرحت علی جیولرس و سٹریٹنگ میٹل لاہور فون نمبر ۲۶۲۲۳

ہمد و نوسوال (اٹھراکی گولیاں) و خانہ خدمت سابق سبڈ روبرو سے طلب فرمائیں۔ مکمل کورس نیس روپے

